# اسلامی عدل

محمد نواز الحسنی اسسٹنٹ پروفیسر
کلیۃ الشریعہ والقانون بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق و مالک ہے اس نے اس کائنات کو یوں ہی پیدا نہیں کیا جو جیسے چاہے ویسے ہی اپنی زندگی گزارے، بلکہ اس کی تخلیق کے ساتھ اس کے دنیاوی نظم ونسق کے لئے ایک مکمل اور جامع دستور بھی دیا جس میں زندگی کے تمام زاویوں اور گوشوں کے بارے میں واضح ہدایات (Instructions) موجود ہیں اور تجربات اس بات کے شاہد ہیں کہ جب زندگی اس کامل ترین دستور کے سانچوں میں ڈھلی تو وہ ایک مثالی اور اقوام عالم کے لئے قابل تقلید نمونہ حیات بن گئی۔

آپ دیکھتے ہیں کہ آج کے اس سائنسی دور میں جو بھی صناع کسی نئی اپنی مشینری اور ایجاد کو بازار میں متعارف کراتا ہے تو اس کی ہئیۃ کذائیہ، ترکیبیہ اور تمام کل پرزوں کے بارے میں اور اس مشین کے استعمال کے بارے میں تفصیلی ہدایات اور معلومات ایک کتابچہ کی شکل میں مشینری کے ساتھ فراہم کرتا ہے۔تو پھر یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ جو ان سب سے بہترین صانع اور علیم وخبیر ہے وہ کسی چیز کی تخلیق کرے لیکن اس کے استعمال اور نظم وضبط کے لئے خدا تعالیٰ کے پاس کوئی جامع پروگرام اور معاون کتاب نہ ہو اور اسے اپنے نظم وضبط کے اصولوں کو جاننے کے لئے انسانوں کے بنائے ہوئے دستور ہائے حیات کا محتاج بنا دیا ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے انسانی کاروان زندگی کے نظم ونسق کے لئے ایک جامع نظام تشکیل دیا ہے اور پھر جہاں کہیں مناسب سمجھا وہاں اس نظام کے اصول وضوابط مدون کر کے کتابی شکل میں دیئے جاتے رہے۔

اور پھر اسی کتاب پر اکتفاء واقتصار نہیں کیا گیا بلکہ اس کے ساتھ اس نظام و کتاب

کی تعلیم دینے کے لئے وقتاً فوقتاً انبیاءؑ کی شکل میں معلمین بھیجے جاتے رہے۔ جنہوں نے نہ صرف اس دستور کی انسانوں کو تعلیم دی، بلکہ اس پر بذات خود عمل کر کے اس کی عملی تصویر بھی پیش کی۔ قرآن مجید میں ہے۔

"وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر "(۱)

"کوئی ایسی قوم نہیں ہے جس میں ڈرانے والے (نبی) نہ آئے ہوں۔"

اور پھر ان تمام آسمانی تعلیمات و ہدایات میں روز اول سے جس چیز پر زور دیا جاتا رہا، وہ ہے عدل، جرائم اور ان کی عقوبات میں عدل ہو، انسان کے اپنے معمولات میں بھی عدل ہو اور اس کے دوسروں کے ساتھ تعلقات میں بھی عدل ہو۔ انسان اپنے معاملات میں بھی عدل کو برقرار رکھے اور خدا تعالیٰ کی عبادات میں بھی، اس لئے تو صیام وصال سے منع فرمایا گیا۔ یہ صرف اس لئے تا کہ جسم اور روح میں توازن برقرار رہے۔ اور اسی توازن کو برقرار رکھنے کیلئے روز آفرینش سے عدل کو قائم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

لقدارسلنا رسلنا بالبینات و انزلنامعھم الکتاب و المیزان لیقوم الناس بالقسط(۱۴)

"بیشک ہم نے رسولوں کو روشن دلائل کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو بھی نازل کی تا کہ لوگ عدل و انصاف پر قائم رہیں۔"

بہر کیف عدل ہی ایک ایسی چیز ہے جس پر دنیا کی تمام اچھائیوں کا انحصار ہے اور جو قوم اور ملک اپنے اندر عدل و انصاف کو بروئے کار لائے گا وہاں ترقی و عروج کا دور دورہ ہوگا اور جو قوم و ملک عدل و انصاف کی دولت سے محروم ہوگا وہ ذلت و رسوائی اور پستی و انحطاط کا شکار ہی رہے گا۔

## عدل کی تعریف

عدل کی تعریف اس لئے ضروری ہے تا کہ قاری پر اس کی حقیقت و ماہیت واضح ہو جائے۔

## عدل کا لغوی

۱۔ قال ابن العربی : العدل الاستقامۃ (۳)
ابن العربی کے بقول عدل کے معنی استقامت کے ہیں۔

۲۔ العدل ھوالزکاۃ قال تعالیٰ واشھدوا ذوی عدل منکم (۴)
عدل کے معنی پاکیزگی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے میں سے پاکیزگی والے دو آدمیوں کو گواہ بناؤ۔

۳۔ العدل ھوالانصاف قال تعالیٰ واذاحکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل (۵).
عدل کے معنی انصاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ دیں۔

۴۔ العدل ھوالصدق قال اللہ تعالیٰ واذاقلتم فاعدلوا (۶)
عدل کے معنی سچ بولنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب بات کرو تو سچ بولو۔

۵۔ العدل الفدیۃ قال تعالیٰ لایقبل من عدل (۷)
عدل کے معنی فدیہ اور صدقہ کے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان سے صدقہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ العدل الاشراک قال اللہ عزوجل ثم الذین کفروا بربھم یعدلون (۸)
عدل بمعنی شریک ٹھہرانے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا انہوں نے اس کا شریک بناڈالا۔

۷۔ العدل السویۃ قال تعالیٰ ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولوحرصتم (۹)
عدل بمعنی برابر کرنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم اس بات کی کوشش بھی کرو تب بھی اپنی عورتوں کے درمیان (محبت و پیار میں) برابری اور مساوات قائم نہیں رکھ سکتے۔

یعنی نہ وہاں افراط ہو نہ تفریط ان دونوں سے پاک درمیانی راہ اور یہی عدل ہے۔

## عدل کی اصطلاحی تعریف

قال الشریف الجرجانی: العدل هوالا مرالمتوسط بین طرفی الافراط والتفریط (۱۲)

سید شریف جرجانی فرماتے ہیں۔ ''عدل وہ درمیانی چیز ہے جو افراط و تفریط سے پاک ہو۔''

اور جو راہ افراط و تفریط سے پاک ہو اسے قرآن مجید کی اصطلاح میں صراط مستقیم کہا گیا ہے جسے ہماری اردو زبان میں راہ راست کہا جاتا ہے۔ اور صراط مستقیم وہ ہے جس پر چلنے کی ہمیں ہدایت کی گئی ہے اور کئی بار ہم نمازوں میں اور نمازوں سے باہر بارگاہ ایزدی میں اس صراط مستقیم پر چلنے کی دعا کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔

''وضرب اللّٰہ مثلا رجلین احدهما ابكم لايقدر على شئى وهوكل على مولا ه اينما يوجه لايات بخير هل يستوى هو و من يامربالعدل وهوعلى صراط مستقيم۔(۱۳)

''اللہ تعالیٰ دو ایسے مردوں کی مثال دیتا ہے جن میں سے ایک گنگ ہے جو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہی ہے۔ کیونکہ جدھر کو بھی جاتا ہے کوئی اچھی خبر نہیں لاتا۔ کیا وہ برابر ہو سکتا ہے اس شخص کے جو ''عدل پر عمل پیرا ہو کر'' دوسروں کو انصاف کا حکم دیتا ہے۔ یہ شخص جادہ مستقیم پر گامزن ہے۔''

اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو عدل پر عمل پیرا ہے وہ جادہ مستقیم پر گامزن ہے اور جو عدل کی راہ ہے وہی صراط مستقیم ہے۔

## اسلام اور عدل

اسلام ایک ایسا نظام حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں اعتدال کی راہ کا تعین کرتا

ہے اور انسان کو معتدل راہ اپنانے کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی ناانصافی سے منع کرتا ہے خواہ وہ ناانصافی خالق کے ساتھ ہو یا مخلوق، حیوان کے ساتھ ہو یا انسان، بچے کے ساتھ ہو یا بڑے کے ساتھ، جوان کے ساتھ ہو یا بوڑھے کے ساتھ عورت کے ساتھ یا مرد، اور عدل بھی اسی اعتدال کا نام ہے جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط تو اس طرح اسلام اور عدل ایک چیز ہوئے۔

## اسلام اور صراط مستقیم

اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے سے انسان کو زندگی کے ہر میدان میں کامیابی و کامرانی کی منزل مل جاتی ہے اور بلندیوں کی اس اوج ثریا تک پہنچ جاتا ہے کہ جس کے بعد حدود و قیود کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں اور زمان و مکان کی حلقہ بندیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسانوں کی کامیابی کا اس انداز سے ذکر فرماتا ہے۔

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا، تتنزل عليهم الملائكة الاتخافوا ولاتحزنواوابشروابالجنة التى كنتم تو عدون، نحن اولياء كم فى الحيواة الدنيا وفى الآخرة ولكم فيها ماتشتهى انفسكم ولكم فيها ماتدعون، نزلامن غفور رحيم (۱۵)

''جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار تو اللہ تعالیٰ ہی ہے، پھر صراط مستقیم (اسلام) پر گامزن ہو گئے تو ان پر ہمارے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں) کسی قسم کا خوف مت کھاؤ، اور نہ ہی غمگین ہوں، جس جنت کا وعدہ کیا گیا تھا اس کی تمہیں بشارۃ ہو (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ہم تمہارے دنیا و آخرت میں حامی و ناصر ہیں۔ اور اب تمہاری ہر خواہش کو پورا کیا جائے گا اور تم جو چاہو گے وہ تمہیں بآسانی میسر ہوگا بلکہ خدا کی طرف سے تمہارے اوپر رزق کی بارش ہوتی رہے گی۔''

گویا انسان جب خدا پر ایمان لانے کے بعد اسلام کے ہمہ گیر نظام عدل کو اپنا لیتا

ہے اوراس کے جادہ مستقیم پر گامزن ہو جاتا ہے تو اسے نہ صرف ہر قسم کے خوف وخطر سے پاک باغ و بہار میسر آئیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ اس پر اتنا مہربان ہو جائے گا کہ جو وہ چاہے گا وہ اسے فی الفور فراہم کر دیا جائے گا اس پر مزید یہ کہ رزق کے تمام سربستہ خدائی خزانوں کے دروازے اس کے سامنے وا ہو جائیں گے۔ یہ ایک خیالی دنیا کا مفروضہ نہیں کہ جس کا حقائق کی دنیا میں وجود نہ ہو بلکہ آخرت کے علاوہ اسلام کے قرون اولیٰ میں اس دنیا کے اندر اس کی شاندار مثالیں آسمانی تاریخ پر جگمگ جگمگ کر رہی ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جب زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی تو تمام لوگوں کو جمع کر کے یہ اعلان کیا کہ ''آپ حضرات خاندان بنوامیہ کو عطیات دیتے رہے ہیں جو نہ ہمیں لینا جائز تھے اور نہ آپ کو دینا روا تھے۔اس وقت یہ تمام عطیات میری ملکیت میں ہیں اور ان کا حساب مجھے خدا کے سوا کسی کو نہیں دینا اس لئے اب میں یہ ساری رقمیں واپس کرتا ہوں اور یہ واپسی میں اپنے گھر سے شروع کرتا ہوں۔ یہ عطیات واپس کر دینے کے بعد اپنی بیوی فاطمہ کی طرف متوجہ ہوئے جن کے پاس جہیز کے بیش قیمت زیورات تھے اور ان سے کہا کہ

> ''یا تو یہ سارا زیور تم بیت المال میں دے دو یا مجھ سے علیحدگی اختیار کر لو، کیونکہ میں اور سونا ایک گھر میں اکٹھے نہیں رہ سکتے۔آپ کی بیوی نے بخوشی یہ تمام زیورات بیت المال میں جمع کرا دیئے۔''(۱۴)

بادشاہ وقت کی طرف سے اس قسم کے عدل وانصاف کے سلوک کو دیکھ کر لوگوں میں کسب حلال کے جذبات اُمڈ آئے اور غلط ذرائع سے دولت سمیٹنے کے تمام راستے مسدود ہو کر رہ گئے۔جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو اس طرح معاشی استحکام بخشا کہ زکوٰۃ دینے والے حاجت مندوں کی تلاش میں نکلتے تھے۔لیکن زکوٰۃ لینے والا کوئی بھی نہیں ملتا تھا۔ کیونکہ ہر گھر میں خوشحالی اور فراوانی رزق کا دور دورہ تھا۔(۱۷)

یہ صرف اور صرف اسلام کے اس ہمہ گیر عدل کا نتیجہ تھا کہ معاشرہ کے ہر فرد کو آسائش وآرام اور امن وسکون کی دولت میسر آ گئی تھی اور کسی کو یہ جرأت نہیں ہوتی تھی کہ اس امن وسکون میں کسی قسم کا کوئی خلل ڈال سکے اور آج بھی اگر اسلام کے اس ہمہ گیر عدل کو

پوری قوت وصداقت کے ساتھ اپنالیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق یقیناً یہ معاشرہ بھی ایک مثالی اور اقوام عالم کے لئے قابل رشک بن سکتا ہے۔

## عدل کی اہمیت اسلام میں

عدل عالمی صداقتوں (Universal Truths) میں سے ایک ہے اس لئے ہر مذہب اور قانون میں عدل گستری کے بارے میں واضح ہدایات موجود ہیں مگر ان کے ماننے والوں اور پیروکاروں نے اس کی تشریح وتوضیح (Interpretations) میں بڑا فرق پیدا کر دیا، کچھ حکمرانوں یا بزعم خویش اونچی ذات کے لوگوں نے عدل وانصاف کے مطابق واجب العمل سزاوعتاب سے اپنے آپ کو مستثنیٰ (Exempted) قرار دیا۔ جس سے عدل وانصاف کے وہ اثرات رونما نہ ہو پائے جن کی بنیاد پر معاشرہ امن وآشتی کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو وہ بعینہ عدل کا مذہب ہے اور روز اول سے نہ صرف عدل کی اہمیت وضرورت کو واشگاف الفاظ میں بیان کیا اور زندگی کے تمام معاملات میں عدل کی تفصیلات وجزئیات سے آگاہ کیا بلکہ اسے ماننے والوں کیلئے بلاامتیاز واجب العمل قرار دیا۔

## عدل کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن مجید میں جگہ جگہ عدل وانصاف برقرار رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جن میں سے چند آیات کا ذکر درج ذیل میں کیا جاتا ہے۔

**ان اللہ یا مربالعدل والاحسان و ایتاء ذی القربی (۱۸)**

''اللہ تعالیٰ عدل واحسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔''

**واذاحکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل (۱۹)**

''اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ یہ فیصلہ کرو۔''

**یاایھاالذین آمنواکونوا قوامین بالقط شھداء للہ ولو علی انفسکم اوالوالدین والاقربین ان یکن غنیا اوفقیرا**

**فالله اولی بہما فلا تتبعوا الهوی ان تعدلوا وان تلووا اوتعرضوا فان الله کان بماتعملون خبیرا (۲۰)**

''اے ایمان والو! اللہ کے واسطے مبنی بر انصاف گواہی دینے والے بن جاؤ۔ اگر چہ یہ گواہی اپنی ذات یاوالدین یارشتہ دار کے خلاف ہی کیوں نہ ہو فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تعالیٰ بہرحال دونوں سے لحاظ کئے جانے کا زیادہ حقدار ہے، عدل کے معاملہ میں خواہش نفس کی پیروی مت کریں، اگرتم نے کجروی اپنائی یا عدل سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔''

اس آیۃ کی مثال اور عملی تفسیر حضور کریم نے اس وقت پیش جب قبیلہ بنومخزوم کی فاطمہ نامی عورت چوری کے کیس میں پکڑی گئی وہ ایک معزز گھرانے کی خاتون تھی سرداران قریش نے سفارش کے لئے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ رسالت میں بھیجا جو آپ کو بہت عزیز تھے۔ آپ نے اسامہؓ کی بات سننے کے بعد لوگوں کو اکٹھا کیا اور یہ خطاب فرمایا:

**یا ایہاالناس انما ضل من کان قبکلم انہم کانوا اذا سرق الشریف ترکوہ واذا سرق الضعیف فیہم اقاموا علیہ الحد و ایم الله لوان فاطمه بنت محمد سرقت لقطعت یدها (۲۱)**

''اے لوگو! تم سے پہلی قومیں اس لئے گمراہ ہوئی ہیں کہ ان میں سے جب اونچے درجہ کے لوگ چوری کرتے تھے تو انہیں چھوڑ دیا جاتا اور جب کوئی عام آدمی چوری کرتا تو اس کو مقررہ سزا دیتے، خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔''

**یاایہاالذین آمنوا کونوا قوامین لله شہداء بالقسط ولایجرمنکم شنان قوم علی ان لاتعدلوا اعدلوا هواقرب للتقوی (۲۲)**

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے لئے عدل وانصاف کے ساتھ گواہی دینے پر قائم رہو اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم جادہ انصاف سے ہٹ جاؤ (بلکہ زندگی کے ہر معاملہ میں) انصاف سے کام لو، کیونکہ وہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔"

اس کی بھی کئی نظائر اسلامی قرون میں پائی جاتی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ایک نصرانی کو بازار میں اپنی زرہ فروخت کرتے دیکھا تو اس سے کہا "زرہ میری ہے" اس نے انکار کیا مقدمہ قاضی شریح کی عدالت میں پیش ہوا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شہادت طلب کی، جسے وہ پیش نہ کر سکے، چنانچہ فیصلہ نصرانی کے حق میں سنا دیا گیا اور خود حضرت علی رضہ اللہ عنہ نے اسے قبول کرتے ہوئے فرمایا شریح تم نے ٹھیک فیصلہ کیا ہے۔ فیصلہ سن کر نصرانی حیرت زدہ رہ گیا اور بولا، یہ پیغمبرانہ عدل ہے کہ امیر المومنین کو بھی عدالت میں آنا پڑتا ہے اور انہیں اپنے خلاف فیصلہ بھی سننا پڑتا ہے۔ یہ ایک حقیقی عدل ہے جس میں دوست و دشمن کی کوئی تمیز نہیں اور پھر یہ کہ یہ زرہ امیر المومنین ہی کی ہے۔ صفین جاتے ہوئے ان کے اونٹ سے گر گئی تھی اور میں نے اٹھالی۔ (۲۳)

یہ ہے عدل اسلامی جس میں اپنے پرائے اور دوست و دشمن کی تمیز نہیں برتی جاتی۔

## عدل کی اہمیت سنت رسول ﷺ کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ سے عدل کی اہمیت پر واضح روشنی پڑتی ہے، جن میں سے چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں۔

(الف) ان احب الناس الی اللہ یوم القیامه وادنا هم منه مجلسا امام عادل و ابفض الناس الی اللہ وأبعدهم منه مجلسا امام جائر (۲۴)

قیامت کے روز اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب عادل حکمران ہوگا اور سب سے زیادہ مبغوض اور اس خدا سے زیادہ دور ظالم حکمران ہوگا۔

(ب) یوم من امام عادل افضل من عبادة ستین سنة وحدیقام فی

الارض بحقه ازکی فیها من مطر اربعین صباحا (۲۵)

عادل حکمران کا ایک دن ۶۰ سال کی نفلی عبادت سے بہتر ہے اور ایک شرعی سزا جو حق و انصاف کے ساتھ زمین میں قائم کی جاتی ہے تو یہ چالیس روز کی بارش سے زیادہ برکت لاتی ہے۔

(ج) ثلاثة لاتردد عونهم الصائم حتی یفطر والا مام العادل و دعوة المظلوم (۲۶)

تین افراد کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار کی، عادل حکمران کی اور مظلوم کی۔

(د) افضل الناس منزلة یوم اقیامه امام عادل رفیق و شر عباد الله منزلة یوم القیامه امام جائر خرق (۲۷)

قیامت کے روز تمام لوگوں سے بہترین مرتبے پر فائز نرمی کرنے والا عادل حکمران ہوگا اور قیامت کے روز تمام لوگوں سے مرتبہ میں بدترین شخص سختی کرنے والا ظالم حکمران ہوگا۔

(ه) ان المقسطین عندالله علی منابر من نور من یمین الرحمان عزوجل و کلتا یدیه یمین، الذین یعدلون فی حکمهم واهلهم دماولوا (۲۸)

انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے قریب نور کے ممبروں پر خدائے مہربان کے دائیں ہاتھ پر بٹھائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہی رہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حکومت کے معاملات میں بھی انصاف کرتے ہیں، اپنے گھر والوں کے مابین بھی انصاف کرتے ہیں۔

یہ اور ان کے علاوہ اور کئی احادیث عدل کی اہمیت و ضرورت کو واشگاف لفظوں میں واضح کرتی ہیں۔

## عدل کی تاریخی حیثیت

جب سے اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں انسان کو بھیجا اس وقت سے ایسے لوگ اور

قومیں آتی رہیں جو عدل پر کاربند رہیں، قرآن مجید میں ہے۔

ومن خلقنا امة يهدون بالحق و به يعدلون (۲۹)

ہماری مخلوقات میں سے ایک ایسا گروہ بھی ہے جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور حقوق کے سلسلہ میں عدل وانصاف سے کام لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو خطاب کر کے فرمایا:

فاستقم كما امرت ولاتتبع اهوائهم وقل امنت بما انزل الله من كتاب و امرت لا عدل بينكم (۳۱)

''جس طرح آپ کو کہا گیا اسی طرح صراط مستقیم پر قائم رہو اور ان کی خواہشات کی اتباع نہ کرو اور کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل کی ہے اس کی صداقت پر میرا کامل ایمان ہے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان عدل وانصاف پر مبنی فیصلے کروں۔''

یہ اور ان جیسی کئی دوسری آیات یہ واضح کرتی ہیں کہ جب سے انسان کو تخلیق کیا گیا اس وقت سے عدل وانصاف کی ضرورت واہمیت پر زور دیا جاتا رہا اور جتنی انسان کی تاریخ قدیم ہے اتنی ہی عدل وانصاف کو برقرار رکھنے کی ہدایات وتعلیمات قدیم ہیں۔

## عدل کی قسمیں

عدل کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ قانونی عدل (Judicial Justice)

۲۔ عمرانی عدل (Social Justice)

قانونی عدل وہ ہے جو عدالتوں کے ذریعے لوگوں کو اپنے حقوق کی بازیابی کے سلسلے میں میسر آتا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کی ''اسلامی نظام عدل'' پر مبنی رپورٹ میں قانونی عدل کی یوں تعریف کی گئی ہے۔

''عدل قانونی سے مراد فریقین متنازعہ کے مابین نزاع کا قانون کے مطابق عدالت کا فیصلہ دینا۔'' (۳۲)

اور عمرانی عدل کے معنی ہیں ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دینا، خواہ یہ سربراہ حکومت کے ذریعہ ہو یا سربراہ محکمہ یا سربراہ عدالت یا کسی اور فرد کے ذریعہ سے ہو۔

عمرانی عدل زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہے اور اس کا دائرہ کار اتنا وسیع ہے کہ قانونی عدل کو بھی اپنے احاطہ میں لے لیتا ہے کیونکہ عدالتیں بھی معاشرہ اور سماج کا ایک حصہ ہیں۔

اس عمرانی عدل کی کئی نظائر تاریخ اسلام میں موجود ہیں۔ یہاں پر میں صرف ایک مثال دے کر اس پر بحث ختم کرنا چاہتا ہوں۔ ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بوڑھے یہودی کو دیکھا کہ وہ بھیک مانگ رہا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیوں بھیک مانگ رہے ہو تو انہوں نے عرض کی ایک تو مجھ پر جزیہ لگایا گیا ہے اسے ادا کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ دوسرا میں ضرورت مند ہوں اور تیسرا میں بوڑھا ہو چکا ہوں، روزی کمانے کی ہمت باقی نہیں رہی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسے اپنے گھر لے آئے اور کچھ نقد اپنے ہاں سے اسے عطا کی اور بیت المال کے انچارج کو کہلا بھیجا کہ اس قسم کے معذوروں کے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا جائے۔ خدا کی قسم یہ انصاف نہیں کہ ہم ان کی جوانی سے تو فائدہ اٹھائیں اور ان کے بڑھاپے کے وقت انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیں اور ساتھ ہی قرآن مجید کی اس آیت سے دلیل دی:

انما الصدقات للفقراء والمساکین (۳۳)

ثم قال فالفقراء هم المسلمون و ہذا من المساکین
من اہل الکتاب و وضع عنه الجزية و عن حزبائه

فرمایا: فقراء سے مراد مسلمان غریب لوگ ہیں اور مساکین سے مراد اہل کتاب غریب لوگ ہیں اور یہ ان میں سے ایک ہے لہذا اس سے اور اس جیسے دوسرے اہل کتاب سے جزیہ نہ لیا جائے۔ (۳۴)

وما توفیقی الا باللہ العظیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ اصحبہ اجمعین

## المراجع


۱۔ سورہ الفاطر۔۲۴ ۲۔ سورہ الحدید۔۲۵
۳۔ ابن منظور جمال الدین/لسان العرب/ایران:نشر ادب الحوزہ ۱۱۔۴۳۴
۴۔ سورہ الطلاق۔۲ ۵۔ سورہ النساء۔۵۸
۶۔ سورہ الانعام۔۱۵۲ ۷۔ سورہ البقرۃ۔۱۲۳
۸۔ سورہ الانعام۔۱ ۹۔ سورہ النساء۔۱۲۹
۱۱۔ لسان العرب/۱۱/۴۳۱۔۴۳۲
۱۲۔ میر السید الشریف الجرجانی / کتاب التعریفات/طبع ترکیا۔۹۸
۱۳۔ سورہ النحل۔۷۶ ۱۴۔ سورہ الحدید۔۲۵
۱۵۔ سورہ فصلت۔۳۰۔۳۱
۱۶۔ ابن کثیر عماد الدین/ البدایۃ والنہایۃ/ بیروت: دار الفکر/ ۹/ ۲۲۱۔۲۲۳
۱۷۔ نفس المرجع / ۹/ ۲۲۳
ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی / دلائل النبوۃ / پاکستان: المکتبہ الاثریہ ۶/ ۴۹۳
۱۸۔ سورہ النحل۔۹۰ ۱۹۔ سورہ النساء۔۵۸
۲۰۔ سورہ النساء۔۱۳۵
۲۱۔ متفق علیہ: انظر صحیح البخاری مع حاشیۃ السندی/ کتاب الحدود/ باب کراہیۃ الشفاعۃ فی الحد اذا رفع الی السلطان/۴/۱۷۳۔ وصحیح مسلم مع شرح النووی/ کتاب الحدود/ با حد السرقۃ/۱۱/ ۱۸۷
۲۲۔ سورہ المائدہ۔۸ ۲۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ ابی بکر/۱/۵
۲۴۔ سنن الترمذی/ ابواب الاحکام/۱/۱۹۳
۲۵۔ ابن الاثیر الجزری/ جامع الاصول/۴/ ۳۴۰
المنذری عبد العظیم/ الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف/طبع دمشق/۳/ ۶۲
۲۶۔ الترغیب والترہیب/۳/ ۶۶ ۲۷۔ نفس المرجع/۳/۶۲

۲۸۔ رواہ الایام مسلم فی صحیحہ مع حاشیۃ النووی/ کتاب الامارۃ / باب فضیلہ الامیر العادل/۱۲/۲۱۱

۲۹۔ سورہ الاعراف۔۱۸۱ ۳۰۔ سورہ الاعراف۔۲۵۹

۳۱۔ سورہ الشوری۔۱۵

۳۲۔ اسلامی نظام عدل ۔۴۷ (یہ ایک حکومت پاکستان کی رپورٹ ہے جو ۲۶ فروری ۱۹۸۴ء کو شائع ہوئی ہے۔

۳۳۔ سورہ التوبہ ۔۶۰

۳۴۔ ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم/ الخراج/تحقیق: محمد ابراہیم البنا/ بلکہ طبع دار الصلاح۔۲۵۹

انا للہ وانا الیہ راجعون

مجلہ فقہ اسلامی کے معاون جناب ڈاکٹر فضل ارشاد الٰہی
کے والدِ گرامی گلدستہ ء ہومیو پیتھی کے مصنف **جناب ڈاکٹر ارشاد الٰہی**
گزشتہ دنوں حج بیت اللہ کی ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ میں انتقال کر گئے مجلّہ فقہ اسلامی کی مجلسِ ادارت ان کے انتقال پر ان کے لواحقین کیغم میں برابر کی شریک ہے

## دعائے مغفرت کی درخواست

مجلّہ فقہ اسلامی کے قارئین سے جناب ڈاکٹر ارشاد الٰہی صاحب کے لئے
دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

راشد بھائی

مجلّہ فقہ اسلامی کی کامیاب اشاعت کا ایک سال مبارک ہو

☆☆☆☆☆

گلشن سوپ فیکٹری فیصل آباد